آئیے قرآن سیکھیں

حافظ محمد سعید رضا بغدادی

عرفان القرآن کورس

درس نمبر ۱۱ آیت نمبر ۱۸، ۱۹ (سورۃ البقرہ)

تجوید

سوال: حلق میں کتنے مخارج ہیں؟ اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: حلق میں کل تین مخرج ہیں اور حلق کا وہ حصہ جو چہرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے اسے ادنیٰ حلق، درمیانے حصہ کو وسطِ حلق اور انتہائے حلق والے حصے کو اقصیٰ حلق کہتے ہیں۔

سوال: حروفِ حلقی میں سے کون سا حرف کون سے مخرج سے ادا ہوتا ہے۔ حلق کی شکل بنا کر واضح کریں؟

جواب: حروفِ حلقی میں سے ''ء، ھ'' اقصیٰ حلق، ''ع، ح'' وسط حلق اور ''غ، خ'' ادنیٰ حلق سے ادا ہوتے ہیں

سوال: حروفِ حلقی (اظہار) کا حکم کیا ہے؟

جواب: حروفِ حلقی کا حکم یہ ہے کہ اگر ان کے ماقبل پر ''غُنّہ'' ہونا ہو تو یہ ''غنّہ'' نہیں ہونے دیتے بلکہ وہاں پر اظہار ہوتا ہے اور بغیر ناک میں آواز لیجائے پڑھیں گے۔ اس لئے حروفِ حلقی (اظہار) کا حکم یہ ہے کہ یہ ''مانِع غنّہ'' ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ''مِنھُمْ'' میں نون ساکن پر اخفاء (غُنّہ) ہونا تھا مگر اس کے بعد آنے والے حرف ''ھ'' حرفِ حلقی نے اسے ''غُنّہ'' سے منع کر دیا۔ اب یہاں پر صرف ''اِظہار'' ہوگا۔

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَایَرْجِعُوْنَ O

http://www.minhaj.info

متن	صُمٌّ	بُكْمٌ	عُمْيٌ	فَهُمْ	لَا	يَرْجِعُوْنَ
لفظی ترجمہ	بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ سب	نہیں	لوٹیں گے
عرفان القرآن	یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس وہ (راہ راست کی طرف) نہیں لوٹیں گے۔					

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ

متن	أَوْ	كَ	صَيِّبٍ	مِنَ	السَّمَاءِ	فِيهِ	ظُلُمَاتٌ	وَ	رَعْدٌ
لفظی ترجمہ	یا	جیسے	زوردار بارش	سے	آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور	کڑک
عرفان القرآن	یا ان کی مثال اس بارش کی سی ہے جو آسمان سے برس رہی ہے جس میں اندھیریاں ہیں اور کڑک								

وَبَرْقٌ يَّجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

متن	وَبَرْقٌ	يَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَ	هُمْ	فِي	اٰذَانِهِمْ	مِنَ	الصَّوَاعِقِ
لفظی ترجمہ	اور چمک	ٹھونس لیتے ہیں	انگلیاں	اپنی	میں	اپنے کانوں	سے	گرج
عرفان القرآن		اور چمک ہے تو وہ گرج کے باعث اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔						

حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ O

متن	حَذَرَ	الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ	مُحِيْطٌ	بِ	الْكَافِرِيْنَ
لفظی ترجمہ	ڈر سے	موت کے	اور	اللہ	گھیرنے والا ہے	ساتھ	کافروں کو
عرفان القرآن	موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔						

تفسیر

صُمٌّ بُكْمٌ ......الخ

یہ تمثیل قسم اول کے ان منافقین کی ہے جو خوب دل کھول کر منافقانہ اور کافرانہ کاروائیاں کرتے تھے، نہ ان کی زبان حق کے لئے طاقت گویائی رکھتی تھی، نہ کان قوت شنوائی اور نہ آنکھیں قوت بینائی یعنی نہ حق کی بات کہتے سنتے اور نہ ہی دل کی آنکھ سے حق دیکھتے تھے۔ (تفسیر جلالین)

http://www.minhaj.info

أَوْ كَصَيِّبٍ مِنْ ...... الخ

اس آیت میں کئی چیزوں کا ذکر آیا ہے ، بارش اندھیرے، بادل کی کڑک ،بجلی کی روشنی اور ایسے حالات میں سفر کرنے والا شخص جب تک ان تشبیہات کا تعین نہ کرے مثال کا حسن نکھر کر سامنے نہیں آتا۔ بارش سے مراد اسلام،اندھیروں اور بارش کی کڑک سے مراد وہ مصائب وتکالیف جنہوں نے چاروں طرف سے اسلام کو گھیر لیا تھا اور بجلی کی روشنی سے مراد وہ فتوحات ہیں جو نامساعد حالات میں مسلمانوں کو ہوتی رہیں جس طرح بارش مردہ زمین کو نئی زندگی بخش دیتی ہے' اسی طرح اسلام مردہ دلوں کو نئی زندگی مرحمت فرماتا ہے جیسے بارش برستے وقت گھنگھور گھٹائیں چھاجاتی ہیں اور تاریکی پھیل جاتی ہے۔ بادل کی خوفناک گرج سے دل دہلنے لگتے ہیں اسی طرح اسلام کا مینہ برستے وقت کھلی عداوتوں اور پوشیدہ سازشوں کا ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مصیبتوں کے بادل گرجنے لگے، جو سچے دل سے ایمان لا چکے تھے وہ ڈانواں ڈول تھے، وہ اسلام کے حیات بخش چھینٹوں سے سیراب بھی ہونا چاہتے تھے لیکن مصائب کی تاریک گھٹائیں دیکھ کر ،مشکلات کی کڑک سن کر ان کے دل ڈوب جایا کرتے تھے اور اسلام کا دامن چھوڑنے میں ہی انہیں اپنی سلامتی نظر آتی تھی۔ یہ منافق دوسری قسم کی منافقت سے تعلق رکھتے تھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

منافقت کی ماحولیاتی مثال: اسلام کے ان پہلوؤں کو قبول کرنا جن میں قربانیاں اور پریشانیاں نہ ہوں مگر راہ حق کے مصائب ومشکلات سے کترانا جان بچانا اور گھبرا کر پیچھے ہٹ جانا، منافقت کی علامات میں سے ہے۔ہمیں اسی پیمانے پر اپنے قلب وباطن کو پرکھنا چاہیے۔ (تفسیر منہاج القرآن)

گرائمر

کلمات استفہام

استفہام کا معنی پوچھنا اور سمجھنا ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ ایسے کلمات کچھ حروف میں سے ہیں اور کچھ اسماء میں سے ہیں۔

(الف) حروف استفہام: یہ دو ہیں۔ (i) ھمزہ (ii) ھَل

جیسے **أ أنتَ فَعلَتَ هٰذَا؟** (کیا تو نے یہ کیا ہے) **هَلْ عِنْدَکَ کِتَابٌ؟** (کیا تیرے پاس کتاب ہے)

(ب) اسماء استفہام:

یہ بہت سے ہیں جیسے مَنْ، مَا، مَاذَا،أیُ ،ایَّةٍ، کَمْ، کَیْفَ،ایْنَ،مَتٰی،ایَّانَ،أنّٰی،لِمَ اور کَایِّنْ وغیرہ

(i) مَنْ (کون) یہ ذوی العقول کیلئے آتا ہے۔جیسے مَنْ رَبُّکُمْ؟ (تمہارا رب کون ہے)

(ii) مَا (کیا) یہ غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے جیسے مَا فِی یَدِکَ؟ (تیرے ہاتھ میں کیا ہے)

(iii) مَاذَا (کیا) جیسے مَاذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلاً ؟(اللہ کا ارادہ کیا ہے اس مثال سے)

(iv) أی (کس ،کون) فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ (پس اس کے بعد کس چیز پر ایمان لائیں گے)

(v) اَیَّةٍ مونث کے لیے آتا ہے جیسے اَیَّةِ الاِمْرَأةِ اَنْتِ ؟(تو کون عورت ہے)

(vi) کَمْ (کتنے) قَالَ کَمْ لَبِثْتَ (اس نے پوچھا تو کتنی مدت ٹھہرا رہا)

(vii) کَیْفَ (کیسے) کیونکر، کس طرح ثُمَّ انْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ (پھر تم دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسے ہوا)

(viii) اَیْنَ (کہاں،کدھر) جیسے یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَر (اس دن انسان کہے گا کہاں ہے بھاگنے کی جگہ)

(ix) مَتٰی (کب) جیسے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)

(x) اَیَّانَ (کب) جیسے یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ (وہ پوچھتا ہے قیامت کب آئے گی)

(xi) اَنّٰی (کہاں ۔کیسے۔کیونکر) قَالَ یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا (آپ نے کہا اے مریم یہ (پھل) تیسرے پاس کہاں سے آئے)

(xii) لِمَ (کیوں) جیسے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم (خود) نہیں کرتے)

(xiii) کَاَیِّنْ (کتنے بہت) جیسے وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقُھَا اللّٰہُ یَرْزُقُھَا وَاِیَّاکُمْ (العنکبوت۔٦٠)

نوٹ: اَی اور اَیَّةٍ کے علاوہ تمام کلمات استفہام مبنی ہیں۔

دعا

نیند نہ آرہی ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمَ وَھَدَئَتِ الْعُیُوْنَ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَاتَاخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِھْدِ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ.

”اے پروردگار! تارے ڈوب گئے، چشموں پر سکون طاری ہوگیا اور تو تو زندہ ہے، سب کو زندگی دینے والا ہے، نہ تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند،اے زندہ اور زندہ رکھنے والے! میری رات کو بھی پرسکون کردے اور میری آنکھوں کو نیند دے دے۔“

☆☆☆☆☆☆